خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
3- دسمبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 272 | اتوار 10 رجب-1416ھ' 3 فتح 1374ھش' 3-دسمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوت الی اللہ کی ہر منزل پر دعا کی عادت ڈالیں

دعوت الی اللہ کی ہر منزل پر دعا کی عادت ڈالیں دعوت الی اللہ کے دوران دعا کریں۔ گھر جا کر دعا کریں۔ اپنے بچوں کو کہیں کہ دعا کرو۔ اگر آپ اس سنجیدگی کے ساتھ دعوت الی اللہ کی طرف توجہ کریں گے اور جذبے کے ساتھ ان کو کہیں گے کہ خدا کے لئے میری مدد کرو۔ میرا دل چاہتا ہے مگر میں مجبور اور بے اختیار ہوں۔ میرا بس نہیں۔ پھر دیکھیں کہ خدا ان معصوم بچوں کی دعائیں آپ کے ساتھ شامل کرے گا۔ آپ کے الفاظ میں کتنی عظیم الشان طاقت پیدا ہو جائے گی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ سچ ہے کہ استقامت ہونی چاہئے اور یہ استقامت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم ہی سے ملتی ہے۔ ایک ادنیٰ درجہ کا فقیر بھی ایک بخیل سے بخیل انسان کے دروازے پر جب دھرنا مارتا ہے تو کچھ نہ کچھ لے کر ہی اٹھتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ تو کریم و رحیم خدا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی اس کے دروازے پر گرے اور خالی اٹھے۔ اگر چاہتے ہو کہ ساری مرادیں پوری ہو جاویں تو یہ تو اس کے ہی فضل سے ہوں گی۔ بعض اوقات انسان کو یہ بھی دھوکا لگتا ہے کہ فلاں مراد پوری نہیں ہوئی' حالانکہ بات یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ احتیاج سے ہی انسان کو بری کر دیتا ہے۔

لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کا گذر ایک فقیر پر ہوا جس کے پاس صرف ستر پوشی کو چھوٹا سا پارچہ تھا مگر وہ بہت خوش تھا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تو اس قدر خوش کیوں ہے؟ فقیر نے جواب دیا کہ جس کی ساری ہی مرادیں پوری ہو جاویں وہ خوش نہ ہو تو اور کون ہو؟ بادشاہ کو بڑی حیرانی ہوئی۔ اس نے پوچھا کہ کیا تیری ساری مرادیں پوری ہو گئی ہیں؟ فقیر نے کہا کہ کوئی مراد ہی نہیں رہی۔ حقیقت میں حصول دو ہی قسم کا ہوتا ہے۔ یا پالے یا ترک۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 241)

خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا مفلس نہیں ہوتا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا سارا مال بھی دے دیتا ہے تو وہ اسے بھوکا نہیں مرنے دیتا۔ وہ اس کی سیری کے غیب سے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اب اگر کسی کی جسمانی کمزوری جو کھانا نہ کھانے کی وجہ سے ہوتی ہے دور ہو جائے اس کے جسم کو طاقت اور توانائی حاصل ہو جائے۔ اسے بھوک کا احساس نہ رہے اور وہ راحت اور سکون محسوس کرنے لگے تو کھانے کا مقصد حاصل ہو گیا۔ اب اگر وہ سادہ کھانا نہ بھی کھائے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے غرض حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

زبذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد

یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال دینے والا کبھی مفلس نہیں ہوتا اور آگے جا کر آپ اس کی بڑی عجیب دلیل دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

"خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا"

ہمت کا لفظ فارسی زبان میں کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ان میں سے تین معانی (۱) بلند ارادہ۔ (۲) جرأت اور (۳) دعا کے ہیں۔ پس اس مصرعہ کے یہ معنے ہوئے کہ اگر تم نیک نیتی کے ساتھ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کا ارادہ کرو گے اور جرأت اور بہادری کے ساتھ اپنی اس پاک نیت کو عملی جامہ پہناؤ گے اور ساتھ ہی عاجزی اور تذلیل کے ساتھ دعا کرتے رہو گے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اس ہدیہ کو قبول کرے تو خدا تعالیٰ تمہاری مدد کو آئے گا......... اور جب خدا تعالیٰ

باقی صفحہ 7 پر

انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم چوہدری عاطف جمیل صاحب (حال کینیڈا) ابن مکرم چوہدری رفیق احمد جمیل صاحب کا نکاح مکرمہ سعدیہ ہارون صاحبہ بنت پیرزادہ ہارون الرشید ہاشمی صاحب (وفات یافتہ) کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مورخہ 95-7-15 بروز ہفتہ مکرم عبدالقدیر شاہد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ مکرم چوہدری عاطف جمیل صاحب مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب (وفات یافتہ) کے پوتے اور مکرمہ سعدیہ ہارون صاحبہ مکرم پیر رشید احمد ارشد صاحب (وفات یافتہ) سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ مکرم سلطان احمد محمود صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے بیٹی کا نام نعمانہ سلطان عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ بچی مکرم رحمت علی ظفر صاحب کارکن الفضل کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم محمود احمد بھٹی آڈیٹر جماعت احمدیہ کراچی لکھتے ہیں۔

میرے بھتیجے عزیزم رافع احمد بھٹی ابن از مکرم رشید احمد بھٹی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کراچی کے پری انجینیرنگ گروپ کے سالانہ امتحان میں [illegible] 936 نمبر لے کر کراچی بورڈ میں پہلی دس پوزیشن والوں میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل کیا ہے اس سے قبل عزیزم نے میٹرک کے فیڈرل بورڈ کے امتحان میں بھی اسی طرح

باقی صفحہ 8 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

3- فتح 1374 ھش 3 - دسمبر 1995ء

دین اور دنیا کے کام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) دنیا کی حالت کے متعلق فرماتے ہیں:-

"دنیا کی عجیب حالت ہو رہی ہے۔ جو ایک درد مند دل کو گھبرا دیتی ہے۔ بعض لوگ کھلے طور پر طالب دنیا ہیں اور ان کی ساری کوششیں اور تگ و دو دنیا تک محدود ہیں۔ لیکن بعض لوگ ہیں تو اسی مردود دنیا کے طلبگار مگر وہ اس پر دین کی چادر ڈالتے ہیں۔ جب اس چادر کو اٹھایا جاوے تو وہی نجاست اور بدبو موجود ہے۔ یہ گروہ پہلے گروہ کی نسبت زیادہ خطرناک اور نقصان رساں ہے۔ اکثر لوگ جب ان دین داروں کی حالت کو دیکھتے ہیں تو وہ دہریہ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے اعمال کو ان کے اقوال کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا۔"

پہلے تو یہی بات کہ انسان اپنی ساری کوششیں اور ساری تگ و دو دنیا کے حصول کے لئے لگا دے ایسی ہے جس سے انسان اپنی زندگی کے حقیقی مقصد کو پا نہیں سکتا۔ اور ہر شخص کو اس بات کا خیال رکھنا لازمی ہے کہ خدا تعالیٰ جس نے اسے پیدا کیا ہے اس کا وہ حق کس طرح ادا کرتا ہے۔ اس کی بات مانتا ہے کہ نہیں۔ اس کے احکام کی پیروی کرتا ہے یا نہیں۔ اس کی منشا کے مطابق اپنی زندگی ڈھالتا ہے یا نہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ خدا کو بالکل بھول کر دنیا ہی میں گم ہو کر رہ گیا ہو۔ اس کی ہر کوشش دنیا کے حصول کے لئے ہو اور کوئی خانہ خدا کے لئے وہ خالی نہ چھوڑے۔ یہ بات بھی انسان کے لئے پریشان کن ہونی چاہئے۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر ایک اور حالت جس کا ذکر حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کرے تو سب کچھ وہی جو دنیا کے حصول کی کوشش کے لئے کیا جاتا ہے لیکن اس پر پردہ دین داری کا ڈال دے۔ یعنی اپنے آپ کو بھی دھوکا دے اور باقی دنیا کو بھی دھوکا دے۔ ہو تو پکا دنیادار اور اپنے آپ کو دکھائے دنیا کو اس طرح کہ وہ دین دار ہے۔ یہ انتہائی فریب کاری کی بات ہے۔ اور ہمیں پہلی حالت سے زیادہ اس حالت سے ڈرنا چاہئے پہلی حالت میں تو انسان دنیا کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہی ہے اور وہ اپنے کام میں مخلص ہوتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اس کا اخلاص صرف دنیا کے لئے ہوتا ہے۔ خدا کے لئے نہیں لیکن بہر حال اسے منافق نہیں کہا جا سکتا یہ دوسری حالت جس میں انسان کرتا تو سب کچھ دنیا کے حصول کے لئے ہے لیکن اس پر چادر دین کی اوڑھا دیتا ہے تاکہ لوگ اسے دین دار سمجھیں اور کام وہ وہی کرتا رہے جو بے دین کرتا ہے۔ یا ایسا آدمی کرتا ہے جسے پوری طور پر دنیادار کہا جا سکتا ہے۔ ہمیں یہ بات سمجھ لینے کی ضرورت ہے کہ انسان دوسروں کو دھوکا دے سکتا ہے بعض اوقات اپنے آپ کو بھی دھوکا دے سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کو کوئی شخص دھوکا نہیں دے سکتا۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ہم کوئی کام خدا کے لئے تو نہ کریں لیکن کہیں کہ یہ خدا کے لئے کیا ہے اور خدا بھی ہماری بات مان لے کہ واقعی یہ کام اسی کے لئے کیا گیا ہو گا۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ فریب خدا کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ پس ہمیں اس حالت سے ہمیشہ اپنے آپ کو متنبہ کرتے رہنا چاہئے۔

ہر اک سے دُور خدا کے قریب ہو جاؤ
امیر ہو کے بھی دل کے غریب ہو جاؤ
کچھ اِس طرح سے بدل ڈالو زندگی اپنی
خدا سے مانگ کے اپنا نصیب ہو جاؤ

ابو الاقبال

مرے مولا، مرے آقا، کرم مجھ پہ یہ فرمائیں
فرشتوں سے کہیں میرے لئے خیرات لے آئیں

ترے در کے سوا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں اپنا
ترا در چھوڑ کے تُو ہی بتا پھر ہم کہاں جائیں

تمہارے لُطف نے ہی میری یہ عادت بنا دی ہے
کہ مَیں مانوں نہ مانوں آپ میری مانتے جائیں

عطا ہوتی رہی مجھ پہ مگر پردے کے پیچھے سے
کبھی دیدار کروائیں، کبھی تو چہرہ دکھلائیں

تپکتے گھاؤ لے کر آپ کے در پہ مَیں آئی ہوں
کریں چارہ گری میری، مرے زخموں کو سہلائیں

مرا دل لُوٹ لینے کے سبھی ساماں بہم کر دیں
کبھی اُبرو کو حرکت دیں، کبھی زُلفوں کو لہرائیں

مسائل زندگی کے مجھ کو عاجز کرتے جاتے ہیں
میری ہستی کی اُلجھی گتھیوں کو آ کے سلجھائیں

"شب تاریک، بیم موج و گرداب چنیں حائل"
پکڑ لیں ہاتھ میرا، خود مجھے ساحل پہ پہنچائیں

تقاضہ حُسن کا ہے ناز فرمانا مگر جاناں
بٹھا لیں پہلے پہلو میں مجھے پھر ناز فرمائیں

کہیں نہ لن ترانی دید کی طاقت ادا کر دیں
شبستاں میں مرے بھی چاندنی بن کے اُتر آئیں

نظر بے تاب، دل بے چین ہے، جذبے مچلتے ہیں
چلے آئیں، چلے آئیں، چلے آئیں، چلے آئیں

وساوس، خوف، اندیشے مجھے پَل پَل ڈراتے ہیں
میرے دل کو تسلّی دیں مری ڈھارس بندھا جائیں

صاحبزادی امتہ القدوس

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

چُوں شود بخشائشِ حق بر کسے
دل نمے ماند بدنیائش بسے

ترجمہ۔جب کسی پر خدا کی مہربانی ہوتی ہے تو پھر اس کا دل دنیا میں نہیں لگتا۔

خوشترش آید بیابانِ تپاں
تا ورد نالد ز ہجرِ دلستاں

ترجمہ۔اس کو تپتا ہوا صحرا پسند آتا ہے تاکہ وہاں اپنے محبوب کے حضور میں گریہ وزاری کرے

پیش از مُردن بمیرد حق شناس
زینکہ محکم نیست دنیا را اساس

ترجمہ۔عارف انسان تو مرنے سے پہلے ہی مرجاتا ہے۔کیونکہ دنیا کی بنیاد مضبوط نہیں ہے۔

ہوش کُن ایں جائیگہ جائے فناست
باخدا مے باش چوں آخر خداست

ترجمہ۔خبردار ہو کہ یہ مقام فانی ہے باخدا ہو جا۔کیونکہ آخر خدا ہی سے واسطہ پڑنا ہے۔

زہرِ قاتل گر بدستِ خود خوری
من چساں دانم کہ تو دانشوری

ترجمہ۔اگر تو خود ہی مہلک زہر کھالے تو میں کیونکر خیال کروں کہ تو عقل مند ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان اشعار میں انسان اور خدا تعالیٰ کے تعلق کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس پر خدا تعالیٰ مہربان ہو جاتا ہے۔وہ صحیح معنوں میں خدا کا بندہ بن کر اسی کا ہو جاتا ہے اس کو پھر دنیاداری اچھی نہیں لگتی دنیاداری میں تو کئی قسم کے فریب ہیں چالاکیاں ہیں۔ لیکن وہ ان سب باتوں سے بیزار ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف اس کی توجہ ہو جاتی ہے وہ چاہتا ہے کہ ہر بات اور ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا جائے۔ایسا شخص شہروں کی بجائے صحرا کو پسند کرتا ہے۔یعنی اکیلا رہنا چاہتا ہے۔کچھ وقت اکیلے گذارنا چاہتا ہے دنیا کے شور و شر سے الگ ہو کر وہ اپنے پیارے کے حضور گریہ وزاری کرنا چاہتا ہے۔یہ گریہ وزاری وہ خدا تعالیٰ کے حصول کے لئے کرتا ہے اور اگر دیکھا جائے تو ایسا شخص اپنے آپ کو دوسرے لوگوں کی طرح زندہ سمجھتا ہی نہیں۔ گویا کہ وہ موت سے پہلے ہی مرجاتا ہے یعنی دنیاوی خواہشات ختم ہو جاتی ہیں۔اسے اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ دنیا کی بنیاد مضبوط نہیں ہے اور دنیاوی خواہشات زیادہ دیر انسان کے ساتھ نہیں رہ سکتیں۔ اور نہ اس کا ساتھ دے سکتی ہیں۔وہ اس دنیا کو ایک فانی مقام سمجھتا ہے جیسا کہ حقیقت بھی یہی ہے اور اسے فانی سمجھنے کی وجہ سے وہ باخدا ہو جاتا ہے۔کیونکہ وہ جانتا ہے اور اس بات کو پہچاننے لگتا ہے کہ آخر کار اس کا واسطہ خدا ہی سے پڑنا ہے۔اس دنیا کو تو اسی لئے یہیں چھوڑ جانا ہے۔اس لئے وہ خدا کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے۔اور اگر کوئی شخص ایسا نہ کرے اسی دنیا پر گر جائے۔تو گویا وہ زہر کھا رہا ہے۔ اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ زہر کھانے والے کو عقل مند نہیں کہا جاسکتا۔

واقفین نو اور کھیلیں

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔

واقفین نو کی تیاری کے سلسلے میں ان کی بدنی صحت کا بھی خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے۔وہ واقفین جو مختلف عوارض کا شکار رہتے ہیں اگرچہ بعض ان میں سے خدا تعالیٰ سے توفیق پا کر غیر معمولی خدمت بھی سرانجام دے سکتے ہیں لیکن بالعموم صحت مند واقفین بیمار واقفین کے مقابل پر زیادہ خدمت کے اہل ثابت ہوتے ہیں اس لئے بچپن ہی سے ان کی صحت کی بہت احتیاط کے ساتھ نگہداشت ضروری ہے۔ پھر ان کو مختلف کھیلوں میں آگے بڑھانے کی باقاعدہ کوشش کرنی چاہئے۔ ہر شخص کا مزاج کھیلوں کے معاملے میں مختلف ہے۔پس جس کھیل سے بھی کسی واقف بچے کو رغبت ہو اس کھیل میں حتی المقدور کوشش کے ساتھ ماہرین کے ذریعے اس کو تربیت دلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔بعض دفعہ ایک ایسا حربی جو کسی کھیل میں مہارت رکھتا ہو محض اس کھیل کی وساطت سے لوگوں پر کافی اثر رسوخ قائم کر لیتا ہے اور نوجوان نسلیں اس کے ساتھ خاص طور پر وابستہ ہو جاتی ہیں۔ پس ہم تربیت کا کوئی بھی راستہ اختیار کریں۔ کیونکہ ہماری نیتیں خالص ہیں۔ اس لئے وہ راستہ خدا ہی کی طرف جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 1989ء)

کشمیر کاز

پہلا یوم کشمیر

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے حیرت انگیز تیزی اور مستعدی کے ساتھ مسلمانان کشمیر کی خدمت کا کام شروع فرمایا۔ اور کشمیر کمیٹی کے قیام کے ابتدائی دنوں ہی ہندوستان بھر میں جوش وغیرہ پیدا کر دیا۔ اور 14۔ اگست 1931ء کو یوم کشمیر منانے کی اپیل کی خود حضرت صاحب نے اس غرض کے لئے ایک مضمون لکھا جس میں آپ نے فرمایا:۔

مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے تیس لاکھ بھائی بے زبان جانوروں کی طرح قسم قسم کے ظلموں کا تختہ مشق بنائے جا رہے ہیں۔ جن زمینوں پر وہ ہزاروں سال سے قابض تھے ان کو ریاست کشمیر اپنی ملکیت قرار دے کر ناقابل برداشت مالیہ وصول کر رہی ہے۔ درخت کاٹنے مکان بنانے بغیر اجازت زمین فروخت کرنے کی اجازت نہیں اگر کوئی شخص کشمیر میں مسلمان ہو جائے تو اس کی جائیداد ضبط کی جاتی ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ اہل و عیال بھی اس سے زبردستی چھین کر الگ کر دئے جاتے ہیں۔ ریاست جموں و کشمیر میں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں۔ انجمن بنانے کی اجازت نہیں۔ اخبار نکالنے کی اجازت نہیں۔ غرض اپنی اصلاح اور ظلموں پر شکایت کرنے کے سامان بھی ان سے چھین لئے گئے ہیں۔ وہاں کے مسلمانوں کی حالت اس شعر کی مصداق ہے۔

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مرجاؤں یہ مرضی میرے صیاد کی ہے

(الفضل 6۔ اگست 1931ء)

حضرت صاحب کی اس تحریک پر ملک بھر میں جلسے ہوئے۔ قادیان میں مردوں اور عورتوں کے الگ الگ جلسے ہوئے۔ ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ چندہ جمع کیا گیا۔ اور مظلومین کشمیر کی دادرسی کے لئے قراردادیں پاس کی گئیں۔

متحدہ ہندوستان کے تمام مقامات پر بہت جوش و خروش سے یہ دن منایا گیا۔ چنانچہ دیوبند کے جلسہ میں مولوی محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم ۔ مولوی حسین احمد صاحب مدنی اور مولوی میرک شاہ صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ لاہور کا جلسہ سر محمد اقبال کی صدارت میں ہوا۔ جس میں ایک لاکھ مسلمان شریک ہوئے کلکتہ کے جلسہ کی صدارت حسین شہید سہروردی صاحب نے کی۔ بمبئی میں شاندار جلوس نکالا گیا۔ جلسہ میں مولوی شوکت علی صاحب نے تقریر کی۔ سیالکوٹ میں ڈوگرہ حکومت کے مظالم کے خلاف پر جوش مظاہرہ کیا گیا۔ پٹنہ میں مولوی شفیع داؤدی صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ علی گڑھ میں حاجی محمد صالح خاں صاحب آنریری مجسٹریٹ۔ خالق دینا ہال کراچی میں جلسہ کی صدارت حاجی سیٹھ عبداللہ ہارون نے کی۔ اس طرح اخبار الفضل کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ دہلی' پونا' لکھنؤ' رنگون' مالا بار' مدراس حیدر آباد بنگال بنگلور بہار اڑیسہ اور بے شمار قصبات میں زبردست جلسے ہوئے جن سے مسئلہ کشمیر کی اہمیت اور مظلومین کشمیر سے ہمدردی ملک کے گوشے گوشے میں پہنچ گئی۔ یہ ایسی کامیابی تھی ڈوگرہ حکومت بلکہ انگریزی حکومت کے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتی تھی۔

اندرون کشمیر بھی اس دن اس طرح جلسے ہوئے کہ کوئی جگہ اور کوئی شخص پوری وادی اور جموں میں ایسا نہ رہا جو ڈوگرہ حکومت کے مظالم سے پوری طرح واقف ہو کر سراپا احتجاج نہ بن گیا ہو۔ جموں کے جلوس پر جو نہتے اور پر امن شہریوں پر مشتمل تھا پولیس نے گولی چلائی جس کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ حضرت صاحب نے نہایت پر حکمت طریق پر اس ظلم کی تصاویر حاصل کر کے ہندوستان اور انگلستان کے اخبارات میں اس ظلم کی وسیع پیمانہ پر اشاعت فرمائی۔ وائسرائے ہند کو بذریعہ تار متنبہ کیا گیا کہ حالات کے قابو سے باہر ہو جانے سے قبل فوری طور پر ان مظالم کے تدارک کی موثر کوشش کریں۔

اس کے ساتھ ہی حضرت صاحب نے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدی مشنوں کو ہدایت کی کہ وہ ڈوگرہ حکومت کے مظالم اور مسلمانوں کی حالت زار کے متعلق حقائق دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس کامیاب مہم کا ذکر کرتے ہوئے نمائندہ انقلاب مولانا غلام رسول مہر نے لندن سے لکھا:۔

کشمیری مسلمانوں کے تعلق میں برطانوی جرائد کا رویہ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ اور اس میں بلا شائبہ رعائت مولوی فرزند علی صاحب امام بیت احمدیہ لندن کا بڑا حصہ ہے جو شروع سے لے کر کشمیر کے تعلق میں اور دوسرے اسلامی مسائل کے تعلق میں مسلسل جدوجہد فرماتے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں۔ اخبارات میں جو خبریں شائع ہوتی رہیں ان کے علاوہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی طرف سے متعدد تار موصول ہوئے جن کی کاپیاں ایک ایک مسلم مندوب کے پاس بھیجی جاتی رہیں۔

(انقلاب 19۔ نومبر 1931ء)

بحوالہ الفضل 24۔ نومبر 1931ء

عشرہ وقف جدید

والدین چھوٹے بچوں کو تحریک کریں کہ چندہ وقف جدید اپنے ہاتھ سے ادا کریں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک محمد عبداللہ

حضرت مولانا شیر علی صاحب

حضرت مولانا شیر علی صاحب سلسلہ احمدیہ کے ایک نامور اور ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والے بزرگ تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے آپ کی وفات پر فرمایا "آپ حقیقتہ" "ایک فرشتہ سیرت بزرگ تھے اور ان کے متعلق لوگوں کی زبان پر فرشتہ کا لفظ غالباً الٰہی تصرف کے ماتحت جاری تھا اور ممکن ہے کہ اس کی بنیاد حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کا وہ کشف بھی ہو جس میں حضرت صاحب نے دیکھا کہ آپ کے سامنے ایک فرشتہ آیا ہے جس کا نام شیر علی ہے۔ (سیرت حضرت مولانا شیر علی صفحہ 2)

42-1943ء میں حضرت امام جماعت الثانی جماعت احمدیہ نے ترجمہ کلام الٰہی انگریزی کے کام کو جلد ختم کرنے کے لئے ایک الگ ادارہ قائم کیا اور حضرت مولانا شیر علی صاحب کی سرکردگی میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت ملک غلام فرید صاحب۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد اور حضرت چوہدری ابوالہاشم خاں صاحب۔ اس ادارہ کے ممبران مقرر فرمائے۔ خاکسار ان دونوں عارضی طور پر حضرت صاحب کا اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری تھا۔ حضرت مولانا صاحب نے حضرت صاحب کی خدمت میں تحریر کیا کہ انہیں مختلف حوالہ جات نکالنے کے لئے نیز (کلام الٰہی) کا کراس ریفرنس تیار کرنے کے لئے ایک مربی کی ضرورت ہے اور خاکسار چونکہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ تصنیف کے کام میں منسلک تھا اس لئے حضرت مولانا صاحب نے میرا نام تجویز فرمایا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اس کی منظوری دے دی۔ اور اس طرح میں ترجمہ کلام الٰہی انگریزی کے دفتر میں تبدیل ہو گیا۔ میری یہ انتہائی خوش بختی تھی جو مجھے ان بزرگ اور مقدس ہستیوں کے ساتھ کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حقیقتہ" میری زندگی کا یہ ایک انتہائی سنہری زمانہ تھا۔ حضرت مولانا صاحب انتہائی شفیق۔ نرم مزاج اور مہربان انسان تھے۔ آپ کی یہ صفات عالیہ تو ہر شخص کے لئے وقف تھیں لیکن مجھے یہ خوش فہمی تھی کہ اس عاجز پر آپ کی نوازشات کچھ زیادہ ہی ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی رمضان المبارک سے پہلے ایک خاصی رقم غرباء میں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ یہ رقم صدران محلہ جات کے ذریعہ تقسیم ہوتی تھی۔ ایسی صورت میں جب حضرت صاحب قادیان میں موجود نہ ہوتے تو آپ یہ رقم حضرت مولانا صاحب کو ارسال فرما دیتے۔ حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم اے اس بارہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ حضرت مولوی صاحب کو ایک خاص رقم غرباء کی امداد کے لئے ارسال فرماتے چونکہ ملک محمد عبداللہ صاحب اس وقت حضرت مولوی صاحب کے ساتھ کام کرتے تھے اور قادیان میں لوکل انجمن کے جنرل سیکرٹری بھی تھے اس لئے حضرت مولوی صاحب یہ رقم ان کے سپرد کر دیتے اور ساتھ ہی تاکید بھی فرماتے کہ یہ رقم جلد سے جلد غرباء میں تقسیم کر دی جائے اور اس کی خود بھی نگرانی فرماتے" (سیرت حضرت مولانا صاحب صفحہ 42)

حضرت مولانا صاحب اس عاجز کے ساتھ کبھی کبھی بڑا لطیف مزاح بھی فرماتے۔ اس بارے میں حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم اے کا بیان ہی ملاحظہ فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں "حضرت مولوی صاحب اپنی نیکی۔ سنجیدگی اور بزرگی کے باوجود زندہ دل بھی تھے۔ جن دنوں ملک محمد عبداللہ صاحب ہمارے ساتھ تشریح کلام الٰہی میں کام کرتے تھے۔ ان کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ وہ عموماً جمعرات کی شام کو فیض اللہ چک اپنے سسرال جایا کرتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب اس بات کا خاص خیال رکھتے تھے کہ جمعرات کے روز ملک صاحب کے فیض اللہ چک جانے میں کوئی امر حائل نہ ہو اور اگر ملک صاحب کے جانے میں کوئی دیر ہو جاتی تو مسکرا کر پوچھتے۔ ملک صاحب آج جمعرات ہے آپ ابھی تک فیض اللہ چک نہیں گئے۔" (سیرت حضرت مولانا صفحہ 53) یہ قصبہ قادیان سے قریباً پانچ میل کے فاصلہ پر تھا۔

تفسیر انگریزی کے کام کی اہمیت کے پیش نظر یہ دفتر چند سال موسم گرم میں ڈلہوزی منتقل ہو جاتا تھا۔ 1945ء میں حضرت مولانا صاحب ڈلہوزی میں سخت بیمار ہو گئے۔ کسی قدر پیشاب میں بھی رکاوٹ تھی۔ عصر کے وقت آپ کو یہ تکلیف شروع ہوئی۔ حضرت مولانا صاحب کی طبیعت میں حیا کا جذبہ بہت تھا۔ آپ اپنی تکلیف کا اظہار بہت کم فرماتے تھے۔ مغرب کے وقت حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم اے نے خاکسار کو کہا کہ ہماری کوٹھی کے سامنے ایک سکھ ڈاکٹر صاحب ہیں۔ آپ کی ان سے کچھ شناسائی بھی ہے۔ انہیں بلا کر حضرت مولوی صاحب کو دکھلا دیا جائے۔ لیکن آپ نے اس کی مخالفت کی اور مجھے ڈاکٹر صاحب کو بلانے سے روک دیا۔

دراصل حضرت مولانا صاحب اپنی تکلیف کا اظہار کسی دوسرے شخص سے کرنا نہیں چاہتے تھے۔ بہرحال نصف شب کے قریب حضرت مولانا صاحب کی تکلیف بہت بڑھ گئی تو حضرت ملک غلام فرید صاحب نے اصرار کر کے مجھے ڈاکٹر صاحب کو بلانے کے لئے بھیجا۔ ڈاکٹر صاحب کی کوٹھی ہمارے سامنے سڑک کے دوسری جانب تھی۔ میں ٹارچ اور چھڑی لے کر ڈاکٹر صاحب کے مکان پر گیا چونکہ پہاڑی مقام پر حفاظتی کتے بھی ہوتے ہیں اس لئے میں نے دور ہی سے ڈاکٹر صاحب کو آواز دی۔ ان کے بیرونی برآمدہ میں روشنی ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر میں ان کی بیگم صاحبہ برآمدہ میں آئیں چونکہ مکان آمنے سامنے تھے۔ اس لئے وہ مجھے پہچانتی تھیں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ آپ اس وقت کیسے آئے ہیں۔ میں نے حضرت مولانا صاحب کی بیماری کا ذکر کر کے کہا کہ جناب ڈاکٹر صاحب کو اس وقت تکلیف دینی ہے۔ وہ حضرت مولانا صاحب کو چل کر دیکھ لیں۔ انہوں نے سنتے ہی کہا کہ اچھا وہ آپ کے بزرگ فرشتہ سیرت انسان جو سارا دن کوٹھی کے صحن میں آپ کی مقدس کتاب پڑھتے رہتے ہیں۔ میں ابھی ڈاکٹر صاحب کو آپ کے ہمراہ بھیجتی ہوں۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب تشریف لائے اور ان کے علاج سے حضرت مولوی صاحب کی تکلیف دور ہو گئی۔

میں نے ڈاکٹر صاحب کو پچاس روپے فیس دینے کی کوشش کی مگر وہ لیتے نہیں تھے۔ میں نے اصرار کر کے رقم ان کی جیب میں ڈال دی۔ دوسرے دن ان کی بیگم صاحبہ دفتر میں آئیں بہت ناراض تھیں۔ رقم میز پر پھینکتے ہوئے کہا کہ مولوی صاحب ہمارے بھی بزرگ ہیں ہم ان سے فیس کیسے لے سکتے ہیں۔ اس دن دوبارہ بھی ڈاکٹر صاحب حضرت مولوی کو دیکھنے آئے مگر اب میں نے فیس پیش کرنے کی جسارت نہیں کی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی بھی ان دنوں ڈلہوزی میں اپنی کوٹھی میں مقیم تھے۔ آپ کو جب حضرت مولوی صاحب کی بیماری کی اطلاع ہوئی تو باوجودیکہ آپ خود بھی بیمار تھے ڈانڈی پر سوار ہو کر حضرت مولوی صاحب کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب بھی تھے۔ حضرت صاحب نے ان کی ڈیوٹی لگا دی کہ روزانہ حضرت مولانا صاحب کو دیکھا کریں۔ اس کے بعد ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت آپ پہاڑی مقام سے قادیان تشریف لے آئے۔ یہاں آنے کے بعد حضرت مولوی صاحب کے علاج کے لئے لاہور جانے کا پروگرام طے ہوا۔ میری رہائش حضرت مولوی صاحب کے مکان کے قریب ہی تھی۔ آپ نے اپنے ملازم کے ذریعہ مجھے بلا بھیجا اور فرمایا کہ لاہور میں تفسیر کلام الٰہی انگریزی کے کام کے لئے احمدیہ ہوسٹل میں ایک کمرہ مختص ہے جو ہماری غیر حاضری میں مقفل رہتا ہے۔ محترم سید محمد حسین شاہ صاحب ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ آپ لاہور جا کر ان سے ملیں ایک تو میری آمد کی انہیں اطلاع کر دیں اور دوسرے یہ کہ کمرہ جو کئی ماہ سے بند ہے اس کی صفائی وغیرہ کروا دیں۔ میرے لئے یہ مشکل آن پڑی کہ میری اہلیہ صاحبہ بہت زیادہ بیمار تھیں۔ ان کی والدہ صاحبہ قادیان کے نواحی گاؤں فیض اللہ چک سے اسی دن اپنی بیٹی کی تیمار داری کے لئے آئی تھیں۔ گھر میں میرے سوا اور کوئی آدمی نہیں تھا جو دوائی اور دیگر اشیاء مہیا کرتا۔ میں نے اپنی یہ معذوری حضرت مولوی صاحب سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ لاہور جانے کے لئے میں دفتر کے دوسرے کارکن کو کہہ دیتا ہوں۔ آپ اس پر خاموش ہو گئے اور میں اپنے مکان پر واپس آ گیا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ دروازہ پر دستک ہوئی میں باہر آیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ حضرت مولانا صاحب اپنے ملازم کے ہمراہ خود تشریف لائے ہیں۔ مصافحہ کے بعد میں نے عرض کی کہ حضرت آپ ملازم کے ذریعہ اس خاکسار کو بلا بھیجتے خود بیماری کی حالت میں کیوں تکلیف کی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے جو اعتماد آپ پر ہے وہ دوسرے پر نہیں۔ آپ تکلیف کر کے خود صبح لاہور جائیں اور سارا انتظام کر کے شام کی گاڑی پر واپس آ جائیں۔ آپ کا مکان قریب ہی ہے آپ کی اہلیہ اور ان کی والدہ صاحبہ کی ضروریات کا بندوبست میں خود کروا دوں گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں بہت شرمندہ ہوا اور دوسرے دن صبح کی گاڑی پر لاہور گیا۔ سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل جناب شاہ صاحب سے ملا۔ ان سے حضرت مولوی صاحب کی بیماری کی کیفیت بیان کی اور کمرے کی درستگی اور صفائی کے لئے کہا۔ محترم شاہ صاحب نے کہا کہ آپ کا کمرہ تو ٹھیک ٹھاک ہے۔ ہم اس کی صفائی کرواتے رہتے ہیں۔ اب مزید درست کروا دیتا ہوں۔ حضرت مولوی صاحب تشریف لے آئیں۔ علاج کے متعلق بھی ہر طرح کا انتظام اللہ نے چاہا تو ہو جائے گا۔ یہاں ہوسٹل کے طلباء آپ کے خادم ہیں۔ آپ کو ہر طرح کی سہولت میسر ہو گی۔ میں شام کی گاڑی پر قادیان واپس آتے ہی پہلے حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ احمدیہ ہوسٹل میں انتظام کے بارہ میں بتلایا اور ساتھ ہی سپرنٹنڈنٹ صاحب کا سلام عرض کیا۔ حضرت مولوی صاحب نے اس عاجز اور اہلیہ کے لئے بہت دعا فرمائی - رات کے دس بج چکے تھے میں گھر آیا تو وہاں میرا انتظار ہو رہا تھا۔ گھر والوں نے بتلایا کہ آپ کے بعد حضرت مولوی صاحب کی طرف سے بڑی مقدار میں ناشتہ اور کھانا آیا ہے ہم دو ہی عورتیں ہیں اور وہ بھی بیمار لیکن کھانا چار پانچ افراد کا ہے۔ ہم نے ملازم سے کہا کہ ناشتہ اتنا زیادہ ہے اب دوپہر کا کھانا نہ لانا مگر وہ دوپہر کا کھانا بھی لے آیا اور کہا کہ حضرت مولوی صاحب کا ارشاد ہے۔ مزید برآں آپ کے لاہور جانے کے بعد ہسپتال کی ایک نرس آ گئی جس نے میری بیوی کا ڈاکٹری معائنہ کیا۔ (ڈیلیوری کیس تھا) اس نے بتلایا کہ حضرت مولوی صاحب نے ہسپتال میں پیغام بھیجا ہے کہ آپ کا معائنہ کیا جائے اور جو دوائی درکار ہو مہیا کی جائے۔ غرض یہ کہ حضرت مولوی صاحب نے میرے بعد گھر والوں کی نگہداشت اور ان کے کھانے کے وافر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

مکرمہ سائرہ خاتون صاحبہ

ستارہ مظفر اپنی کتاب ہراول دستہ میں مکرمہ سائرہ خاتون صاحبہ کے متعلق مزید کہتی ہیں۔

محترمہ سائرہ خاتون صاحبہ کو کلام الٰہی پڑھنے اور پڑھانے سے بے حد عشق تھا۔ علی الصبح خوش الحانی سے تلاوت کرتیں۔ اپنے سب بچوں کو خود کلام الٰہی پڑھایا۔ ساتھ ساتھ گھر کا کام کاج بھی کرتی جاتیں۔ اور سبق بھی دیتیں۔ گھر کا صحن بچوں سے بھرا رہتا۔ سینکڑوں بچوں کو خدا کا کلام پڑھایا۔ قادیان۔ لاہور۔ ربوہ۔ ہر جگہ جہاں رہیں یہ سلسلہ جاری رکھا۔ بڑی عمر کی عورتوں کو بھی پڑھایا۔ کلام الٰہی کے درس و تدریس کے ساتھ بچوں اور بڑوں دونوں کو اردو پڑھنا لکھنا سکھانے اور ان کی تربیت کا سلسلہ بھی جاری رہتا۔ لکھائی درست کرنے اور لکھنا سکھانے کے لئے تختی پر تربیتی اور علم میں اضافہ کرنے والے فقرے لکھ کر دیتیں۔ مثلاً ہمیشہ سچ بولو۔ والدین کی اطاعت کرو۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑو۔ (قدرت ثانیہ) ایک نعمت ہے۔ بڑوں کا ادب کرو۔

آپ خدا تعالیٰ کے حکموں پر حتی المقدور عمل کرتیں خصوصاً پردے کی بہت سختی سے پابندی کرتیں۔ گھریلو ملازم چاہے گھر میں پلے بڑے ہوں انہیں بھی آواز دے کر آنے کا حکم تھا۔ ان سے بھی پردہ کرتیں۔ بڑھاپے میں اسی سال کی عمر میں جبکہ آنکھوں میں موتیا بھی اتر رہا تھا۔ برقعہ نہیں اتارا۔ نہ ہی سوچا کہ اب چادر اوڑھ لوں۔ ایک مرتبہ گاڑی میں بیٹھنے لگیں تو برقعہ گاڑی کے دروازے میں پھنس گیا۔ آپ کے بیٹے نے کہہ دیا کہ امی اب آپ کو پردے کی کیا ضرورت ہے۔ اور پھر کار میں۔ تو بے حد خفگی کا اظہار کیا۔ اور ساتھ ہی بڑے موثر انداز میں کہنے لگیں جب مجھے کچھ تکلیف نہیں تو تم لوگ کیوں پریشان ہوتے ہو۔ یہ خدا کا حکم ہے۔ جب میں نے 80 سال اس پر عمل کیا ہے تو اب کیوں نہ کروں۔ اور پھر مجھے اس کی وجہ سے کوئی مشکل بھی پیش نہیں آئی۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ نے جو حکم اپنے بندوں کو دیئے ہیں ان پر عمل کرنا عمر کے کسی حصے میں بھی مشکل نہیں۔ یہ تو شیطان ہے جو قدم قدم پر رکاوٹیں کھڑی کرتا ہے۔ آپ کی بیٹی محترمہ رضیہ درد صاحبہ فرماتی ہیں کہ:۔

"ایک دفعہ مجھے کہنے لگیں مجھے علم ہے کہ اب اس عمر میں مجھے پردے کی اتنی ضرورت نہیں۔ نہ بھی کروں تو کوئی بات نہیں لیکن میرے اس عمل سے گھر میں جو پردے کی فضا قائم ہے اگر میری کمزوری سے ختم ہو گئی تو میں خدا کو کیا جواب دوں گی۔ میں ہرگز یہ برداشت تو کیا تصور بھی نہیں کر سکتی کہ میری نظروں کے سامنے میری نسل بے پردہ ہو جائے۔ یا ان کے دلوں سے پردے کی اہمیت ختم ہو جائے۔"

شعر و ادب سے بہت دلچسپی تھی خود بھی شعر کہا کرتی تھیں۔ لیکن نمائش پسند نہیں کرتی تھیں۔ وہ ٹی وی کا زمانہ نہیں ہوا کرتا تھا بلکہ اس زمانے کے ٹی وی پروگرام گھر کے بزرگ ہی ہوا کرتے تھے۔ آپ کے گھر میں بھی رات کو بچے بڑے آپ کے گرد جمع ہوتے عموماً شعر و سخن کی محفل بجتی آپ کو مترنم آواز بہت پسند تھی خوش قسمتی سے آپ کے گرد اچھی آواز والے موجود ہوتے تھے۔ درِّ ثمین۔ کلام محمود۔ درِّ عدن کی نظمیں سنتیں اور ہر ایک آپ سے داد حاصل کرتا۔ اگر کوئی غزل بھی چھیڑ دیتا تو وہ بھی ضرور سنتیں۔ طبیعت میں ہلکا سا مزاح بھی تھا۔ کبھی کبھی عمدہ تربیتی شعر بھی کہتیں۔

آپ بہت زندہ دل تھیں۔ بجھی طبیعت اور گلے شکوے کرنے والوں کو ہرگز پسند نہ کرتیں۔ 28۔ سال بیوگی کا زمانہ نہایت پر امید گزارا نالہ و شیون کرنے اور ہمت ہارنے کی بجائے آپ نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو ایک عزم کے ساتھ کام پر لگا دیا۔ گویا سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ دنیا و مافیہا سے بے خبر ایک ہی دُھن میں ننھے منے بچے پروان چڑھ گئے۔ صحبتِ بد سے محفوظ رہ کر اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔

آپ کم گو تھیں لیکن موقع محل کے مطابق مختصر اور سادہ طریق سے اپنی رائے کے اظہار کا ملکہ خوب حاصل تھا۔ اکثر گھریلو معاملات جن میں ایسے مسائل پیدا ہو جاتے کہ جن پر سب گھنٹوں تبادلہ خیال کرتے اور بحث و تمحیث پر الجھے رہتے آپ نہایت پر سکون ہو کر صبر و تحمل اور خاموشی سے سب کی گفتگو سنتی رہتیں آخر میں ایک ہی فقرے میں اپنا فیصلہ سنا دیتیں۔ گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیتیں۔ کوئی آپ کو برا بھلا کہہ دیتا تو بھی پلٹ کر جواب نہ دیتیں۔ اور اگر کوئی ہمدرد کہہ دیتا کہ آپ بھی تو کوئی جواب دے دیا کریں تو حضرت صاحب کا یہ شعر پڑھ کر خاموش کروا دیتیں۔

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو۔

غیبت سے آپ کو بے حد نفرت تھی۔ کبھی کسی موقعہ پر ایسا کرتے دیکھتیں تو جھٹ یہ کہہ کر روک دیتیں کہ کیوں اپنا اعمال نامہ خراب کر رہی ہو۔

آپ کو اپنی زندگی میں بہت گہرے غموں کا سامنا کرنا پڑا۔

جواں بیٹے اور جوان بیٹی کی موت پر ایک پہاڑ کی طرح ثابت قدم رہیں۔ اور صبر کا قابل رشک نمونہ دکھاتے ہوئے خدا کی رضا پر نہایت خندہ پیشانی سے راضی رہتے ہوئے ان دکھوں کو برداشت کیا۔ تقسیم ملک اور قادیان سے نقل مکانی کے بعد لاہور آئیں تو یہ دور مزید مشکلات اپنے ساتھ لایا۔ ایسے ہی کٹھن حالات میں 1955ء میں آپ کے خاوند حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی وفات ہوئی۔ چھ بچے غیر شادی شدہ و زیر تعلیم تھے۔ بیوگی میں بھی آپ نے پرسوز دعاؤں۔ صبر و استقلال اور عزم و حوصلہ کا نمونہ دکھایا۔ تمام بچوں کی تربیت کی۔ سب نے تعلیم مکمل کی پھر بفضل خدا اپنے پاؤں پر کھڑے ہوئے۔ آپ نے اپنے ہر کام۔ بچوں کی تعلیم۔ ملازمت۔ شادیاں۔ ہر مرحلہ پر قدرت ثانیہ کے مظہر سے مشورہ اور آپ کی مکمل اطاعت کو شعار بنایا۔

آپ کو خدا تعالیٰ پر توکل کا اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ اپنی بیٹیوں کی شادیاں اجنبی خاندانوں میں کیں۔ عام لوگوں کی طرح زیادہ چھان بین کی ہرگز عادت نہ تھی۔ کسی ایک بیٹی کے سسرال کا گھر جا کر نہ دیکھا۔ اگر کبھی کوئی کہتا بھی کہ ان کا گھر بھی دیکھا جائے تو ایک ہی جواب دیتیں کہ کیا اس گھر کی دیواروں پر میری بیٹی کی قسمت لکھی ہے جو جا کر پڑھ آؤں۔ جب خدا پر توکل کرنا ہے تو مکمل کرنا ہے۔ میں نے تو یہ سارا خانہ ہی خدا کے توکل کے لئے رکھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر مبین الحق خان ایم بی بی ایس رحمت بازار ربوہ

ڈپریشن DEPRESSION یا افسردگی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اس دنیا میں بھیجا۔ اور اس کی تخلیق کی غرض کو (کلام الٰہی) میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے۔ کہ ہم نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

دوسری طرف خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی بے شمار نعمتوں سے مالا مال کیا۔ اور زندگی گزارنے کے لئے اس کے لئے اس میں دلچسپی رکھدی۔ ان نعماء میں عدم دلچسپی کو طب کی اصطلاح میں ڈپریشن یا افسردگی کہتے ہیں۔

آج کل کے سائنسی دور میں جہاں سائنس نے انسان کو انواع و اقسام کی آسائشیں مہیا کی ہیں۔ وہاں انسان کو پریشانیوں میں بھی مبتلا کر دیا ہے۔ اور ایک قسم کی دوڑ Competition جاری ہے۔ چونکہ ان آسائشوں کا حصول ہر انسان کے بس کی بات نہیں۔ اس لئے اگر کوئی شخص ان کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اور اس میں ناکام ہو جاتا ہے۔ تو یہ بات بھی ڈپریشن کا باعث بنتی ہے۔

مثلاً اگر کسی کے پاس موٹر سائیکل ہے۔ اور اس کے دوست کے پاس کار ہے۔ تو اس کی کوشش ہو گی۔ کہ میں کسی طرح جائز یا ناجائز طریق سے کار خرید لوں چنانچہ جب یہ بات اس کی پہنچ سے باہر ہوتی ہے۔ تو وہ ڈپریشن کا شکار ہو جاتا ہے۔

سائنسی تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ انسان کے دماغ میں ایک کیمیائی مرکب یا ہارمون ہوتا ہے۔ جسے Dopamine کہتے ہیں۔ کسی بھی وجہ سے اس کی کمی ڈپریشن کا موجب بنتی ہے۔

ڈپریشن کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

1۔ رد عملی ڈپریشن

2۔ اندرونی ڈپریشن

رد عملی ڈپریشن سے مراد وہ ڈپریشن ہے جو کسی واقعہ کے رد عمل کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کا کوئی عزیز وفات پا جائے۔ یا اس کا مالی نقصان ہو جائے۔ یا کوئی صدمہ کی خبر اس تک پہنچے تو رد عمل کے طور پر وہ شخص افسردہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح کے ڈپریشن کو رد عملی ڈپریشن کہتے ہیں۔ اندرونی ڈپریشن سے مراد وہ ڈپریشن ہے۔ جو دماغ میں کسی بھی تبدیلی یا انحطاطی عمل کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اور جس کا رد عمل سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہ قسم عموماً عمر رسیدہ افراد میں پائی جاتی ہے۔

ڈپریشن کی ایک اور وجہ بعض قسم کی ادویات بھی ہیں۔ اس لئے یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ کوئی بھی دوا بغیر مستند ڈاکٹر کے مشورہ کے استعمال نہ کی جائے۔

ڈپریشن جس کو عام طور پر معمولی بیماری سمجھا جاتا ہے۔ ایک وقت میں انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہے۔

افسردہ شخص میں مندرجہ ذیل علامات پائی جاتی ہیں۔ جو تشخیص میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔

شروع شروع میں انسان افسردہ رہنے لگتا ہے۔ کھانے پینے۔ کھیل کود۔ کام کاج اور اپنے گرد کے ماحول میں دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔ بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ اور نیند نہ آنے کی وجہ سے بے خوابی اور بے چینی کا شکار ہو جاتا ہے۔ جسم ہر وقت تھکا تھکا رہتا ہے۔ وزن میں کمی آنی شروع ہو جاتی ہے۔ فیصلہ کرنے کی صلاحیت مفقود ہو جاتی ہے۔ غصہ اور چڑچڑا پن عام ہو جاتا ہے۔ سر اور جسم میں درد رہتا ہے۔ قبض اور بدہضمی کی شکایت عام ہوتی ہے۔ اگر اس مرض کا علاج بروقت نہ کیا جائے تو انسان زندگی سے بیزار ہو کر خودکشی کرنے کی کوشش شروع کر دیتا ہے۔ اور اکثر اوقات کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ آج کل کا مادی دور اور بے اطمینانی اور قناعت کا فقدان اس بیماری کا باعث ہے۔

جیسا کہ عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ پرہیز علاج

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر30290 میں پروین وسیم زوجہ وسیم احمد سروعہ مربی سلسلہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر52 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-3-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی نامعلوم مالیتی 00-38628 روپے اور حق مہر وصول شدہ دس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ پروین وسیم کوارٹر نمبر52 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 وسیم احمد سروعہ مربی سلسلہ وصیت نمبر26342 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 فرید احمد تبسم مربی سلسلہ وصیت نمبر25876۔

مسل نمبر30291 میں سید افضال احمد شاہ ولد سید غلام جیلانی شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کارکن دفتر انصاراللہ مرکزیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-9-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر144/153 برقبہ سات مرلہ مشتمل برکمرہ و چار دیواری مالیتی ساٹھ ہزار روپے واقع نصیر آباد ربوہ اس وقت مجھے مبلغ 3276 روپے ماہوار بصورت پنشن و تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید افضال احمد شاہ کارکن دفتر انصاراللہ مرکزیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 سید مبشر افضال پسر موصی گواہ شد نمبر2 سید مبارک احمد پسر موصی۔

مسل نمبر30292 میں محمد سلیمان ولد بقا محمد قوم گجر پیشہ فارغ عمر65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن زبیر بلاک دو گیج ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-5-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پانچ کنال زمین واقع گوئی کوٹلی آزاد کشمیر مالیتی پچاس ہزار روپے (2) چھبیس کنال زمین واقع گوئی کوٹلی آزاد کشمیر جو میرے نام ہے لیکن (قیمت نامعلوم) قبضہ محمد حسین کا ہے مقدمہ عدالت میں چل رہا ہے (3) نقد چار ہزار بینک میں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ایک ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد سلیمان زبیر بلاک دو گیج ٹاؤن شمالی چھاؤنی لاہور گواہ شد نمبر1 محمد امین ولد محمد سلیمان امیر الدین پارک لاہور کینٹ گواہ شد نمبر2 محمد بشیر انجم پسر موصی۔

مسل نمبر30293 میں مصور احمد بھٹی ولد عبدالرحمان بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علمی و کاروبار عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شام نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-7-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرا پیشہ تعلیم ہے لیکن والد صاحب کی دوکان پر ملازمت کرتا ہوں جس سے اس وقت مجھے مبلغ 1500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مصور احمد مکان نمبر3 گلی نمبر3 تاج کالونی نیو چوبرجی پارک P.O شام نگر (چوبرجی) لاہور گواہ شد نمبر1 عبدالرحمان بھٹی والد موصی۔ گواہ شد نمبر2 عبدالقدوس بھٹی [illegible] موصی۔

مسل نمبر30294 میں ندرت نور بنت رانا عبدالشکور نور قوم راجپوت جھمٹ پیشہ طالب علمی عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 152 آصف بلاک اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-8-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی تین تولے مالیتی ساڑھے تیرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ندرت نور 152 آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 رانا عبدالکریم وصیت نمبر11392 گواہ شد نمبر2 رانا عبدالشکور نور وصیت نمبر25609 والد موصیہ۔

مسل نمبر30295 میں طاہر حلیم زوجہ عبدالحلیم طیب قوم سدھو جٹ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن E-169 سٹریٹ 12 والٹن روڈ لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-8-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 25 تولہ مالیتی .... اور حق مہر وصول شدہ تین ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طاہرہ حلیم بیت الامیر اقبال پارک سٹریٹ نمبر12 والٹن روڈ لاہور چھاؤنی گواہ شد نمبر1 عبدالحلیم طیب خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 عبدالحمید برادر موصیہ۔

مسل نمبر30296 میں محمد اکرم جاوید ولد چوہدری نور احمد قوم جٹ دھاریوال پیشہ ملازمت عمر38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر E-338/3 گلستان کالونی غازی روڈ لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-8-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد بنک بیلنس بیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ آٹھ ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اکرم جاوید C/O المیزان جنرل سٹور دینہ ضلع جہلم گواہ شد نمبر1 حمیداللہ خالد مربی سلسلہ وصیت نمبر22713 گواہ شد نمبر2 رانا افتخار احمد وصیت نمبر25112۔

مسل نمبر30297 میں ملیحہ عفت جاوید زوجہ محمد اکرم جاوید قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن E-338/3 گلستان کالونی غازی روڈ لاہور کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-8-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر پانچ ہزار روپے (2) زیورات طلائی ڈیڑھ تولہ مالیتی چھ ہزار روپے (3) سلائی مشین پانچ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ملیحہ عفت جاوید C/O المیزان جنرل سٹور منگلا روڈ دینہ گواہ شد نمبر1 حمید اللہ خالد وصیت نمبر22713 گواہ شد نمبر2 رانا افتخار احمد وصیت نمبر25112۔

مسل نمبر30298 میں شریفاں بی بی زوجہ نذیر احمد مغل قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر50 سال بیعت 1975ء ساکن چک نمبر 77/R-B لوہے ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-5-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی سوا سات تولہ مالیتی پینتیس ہزار روپے اور حق مہر32 روپے کل جائیداد 35032 روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شریفاں بی بی زوجہ نذیر احمد مغل چک نمبر 77/R-B لوہے P.O خاص ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 نوید احمد عادل وصیت نمبر28244 گواہ شد نمبر2 بشیر احمد ساکن چک نمبر 77/R-B لوہے P.O خاص ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر30299 میں رفعت رخسانہ بنت نذیر احمد مغل قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 77/R.B لوہے ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-5-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم پانچ ہزار مارک لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والد محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رفعت رخسانہ چک نمبر R.B/77 لوہے P.O خاص ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 نوید احمد عادل وصیت نمبر28247 گواہ شد نمبر2 بشیر احمد چک نمبر R.B/77 لوہے ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر30300 میں دین محمد ولد جمال دین صاحب قوم آرائیں پیشہ پنشنر عمر61 سال بیعت 78-4-24 ساکن چک نمبر72 گ۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 95-9-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان نمبر P-498 برقبہ 5 مرلہ واقع امین پارک فیصل آباد مالیتی دو لاکھ پچپن ہزار روپے (2) رقم نیشنل بینک کچہری بازار فیصل آباد میں ایک لاکھ چھ ہزار روپے (3) امانت تحریک جدید میں جمع شدہ رقم پچپن ہزار روپے اور نقد تقریباً دو ہزار روپے کل جائیداد چار لاکھ اٹھارہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1455 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد دین محمد ولد جمال دین چک نمبر72 گ۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 اختر حسین ولد محمد شریف چک نمبر گ۔ب/117 ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر2 شوکت علی ولد بشیر احمد چک نمبر گ۔ب/72 ضلع فیصل آباد۔

بقیہ صفحہ 5

سے بہتر ہے۔ چنانچہ پرہیز ہی ہے۔ جو اس بیماری سے بچا سکتی ہے۔

انسان کو اس ترقی یافتہ دور میں جہاں نفسا نفسی کا عالم ہے۔ (کلام الٰہی) نے اس بیماری سے بچنے کے لئے جو بہترین نسخہ عطا کیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی اطمینان قلب عطا کرتا ہے۔ قناعت ہی وہ زینہ ہے جو انسان کو خوشحالی کی منزل تک پہنچاتا ہے۔ کس شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

قناعت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاج سر دارا

جہاں تک ڈپریشن کے علاج کا تعلق ہے۔ خدا کے فضل سے مستند ڈاکٹر کی زیر نگرانی ادویہ کے باقاعدہ استعمال سے چند ماہ میں مریض شفاء پا جاتا ہے بعض مرتبہ ادویہ کام نہیں کرتیں۔ اس کے لئے مریض کا علاج بجلی کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

درخواست دعا

محترمہ رقیہ منور صاحبہ اہلیہ خواجہ منور احمد صاحب 3/14 گولبازار ربوہ کا اپریشن ہوا ہے۔ اگرچہ اب گھر آچکی ہیں مگر کمزوری بہت ہے۔ کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ محمد ابراہیم صاحب)

محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ C/O گلزار احمد صاحب پاپولر سویٹ مین بازار وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم ابراہیم صاحب آف وزیر آباد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 2/1 باب الابواب برقبہ ایک کنال ایک سو مربع فٹ الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ ہم ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(2) محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

رپورٹ زیارت مرکز وفد واقفین نو شیخوپورہ شہر

○ مورخہ 95-11-2 کو 29- واقفین نو اور 35- والدین و عہدیداران پر مشتمل وفد زیارت مرکز کے لئے صبح 9 بج کر پانچ منٹ پر ربوہ پہنچا۔ استقبال کے لئے دار الضیافت کے گیٹ پر وکالت کے نمائندگان موجود تھے۔ وفد کے قیام و طعام کا عمدہ انتظام دار الضیافت کی طرف سے کیا گیا تھا۔ جس کے لئے وکالت ان کی ممنون ہے۔

وفد کو دار الضیافت، بہشتی مقبرہ، بیت المبارک، بیت الاقصیٰ، بیوت الحمد وغیرہ کی سیر کروائی گئی۔ وفد کی سیر کی M.T.A کے لئے ویڈیو ریکارڈنگ ہوئی۔ نیز بچوں کی دینی معلومات پر مشتمل ایک کوئز پروگرام بھی M.T.A کے لئے ریکارڈ ہوا۔ وفد کی ملاقات مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو سے کروائی گئی۔ جنہوں نے وفد کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ بعد مغرب یہ وفد ربوہ کی یادیں دل میں لئے واپس شیخوپورہ روانہ ہو گیا۔ وکالت مکرم پروفیسر عطاء اللہ صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع شیخوپورہ اور ان کے ساتھ تعاون کرنے والے احباب و خواتین کی ممنون ہے۔ جنہوں نے یہ مفید پروگرام تشکیل دیکر پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

(وکالت وقف نو)

قرارداد تعزیت

○ جماعت احمدیہ لاہور کی مجلس عاملہ کے اراکین و صدران حلقہ جات شہر لاہور اپنے اس مشترکہ اجلاس میں جماعت احمدیہ کے نامور ریسرچ سکالر محترم شیخ عبدالقادر صاحب کی وفات پر گہرے غم اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔

اپنی دنیاوی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ 'اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود محترم شیخ صاحب نے محض اپنی ذاتی لگن اور کاوش سے جماعت احمدیہ کے نظریات کی تائید میں تحقیق کا نہایت اعلیٰ اور منفرد معیار قائم کیا تھا۔ ان کو حضرت بانی سلسلہ کے پیش کردہ دلائل اور تحقیق پر مزید ریسرچ کرکے اس کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا فخر حاصل تھا۔ ان کے بے شمار تحقیقی اور علمی مقابلے اور مضامین مغربی مستشرقین کے اعتراضات کے رد میں جماعتی اخبارات الفضل۔ ریویو آف ریلیجنز الفرقان۔ انصار اللہ اور خالد میں شائع ہوتے رہے۔ آپ کو لندن میں ہونے والی تاریخی کانفرنس (1978ء) میں ایک تحقیقی مقالہ پڑھنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ اس طرح جماعت احمدیہ لاہور کے وہ واحد فرد تھے جنہیں یہ تاریخی اعزاز نصیب ہوا۔

محترم شیخ صاحب کی وفات بلاشبہ جماعت کے لئے ایک عظیم نقصان ہے۔ ہم اس صدمہ جانکاہ میں ان کے اعزہ و اقارب کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ ہم ان کی اہلیہ محترمہ 'ان کے بچوں اور دیگر عزیزوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کے درجات بلند تر کرتے ہوئے ان کو اپنے قرب سے نوازے اور ان کے پسماندگان کو اپنی رضا کے مطابق صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم ہیں اراکین مجلس عاملہ جماعت احمدیہ لاہور و صدران حلقہ جات لاہور۔

داخلہ جامعہ احمدیہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاق کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں سو ہوں تو بہتر ہے۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جس تعداد میں جامعہ احمدیہ میں نوجوان داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

"آئندہ سو سالوں میں دین حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد ﷺ کے غلام ہوں ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں۔"

جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت 1961ء کا فیصلہ ہے کہ "ہر ضلع کی جماعت 250 چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

امرائے و صدر صاحبان مربیان و معلمین سلسلہ سے درخواست ہے کہ اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ۔ ذہین۔ ہونہار دین کی خدمت کا شوق رکھنے والے طلبہ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرماویں اللہ تعالیٰ آپ کی ان مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

بقیہ صفحہ 1

تمہاری مدد کو جائے گا۔ اور تمہارا ناصر بن جائے گا تو افلاس یا کوئی اور شیطانی حربہ تم پر غالب نہیں آسکے گا اور مغلوب نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ تم نیک ارادہ نیک عمل اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اپنے مال خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرتے ہو اور اس سے یہ امید رکھتے ہو کہ وہ اسے قبول کرے گا اس لئے وہ اسے رد نہیں کرے گا۔ اور جس مال کو خدا تعالیٰ قبولیت کا شرف بخش دیتا ہے۔ وہ مال ضائع نہیں ہوتا۔ اس میں ہمیشہ بڑھوتی ہی ہوتی رہتی ہے۔"

(از خطبہ جمعہ فرمودہ 18- فروری 1966ء)

بقیہ صفحہ 4

انتظام میں انتہاء کر دی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ کیسے فرشتہ خصلت اور بلند سیرت انسان تھے۔

(یہ مضمون مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب کی کتاب "میری یادیں" سے ماخوذ ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 2- دسمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب میں مزید 20 وزراء نے حلف اٹھالیا ہے۔ نئے وزراء میں پیپلز پارٹی کے بدرالدین چوہدری رانا اکرام ربانی۔ سید ناظم حسین شاہ۔ چوہدری غلام عباس۔ نذیر اترا۔ مخدوم علی رضا۔ محمود اختر گھمن۔ سردار غلام عباس۔ نصراللہ جتوئی۔ چوہدری اسلم۔ اقبال گھرکی۔ افضل سندھو۔ عبدالرحمان بلی۔ شاہنواز چیمہ۔ پیر مختار شاہ۔ سردار سکندر حیات اور مسلم لیگ کے صالح محمد گنجیال۔ چوہدری فرخ جاوید گھمن۔ اکرام اللہ نیازی اور مہر سعید ظفر پڈھیار شامل ہیں۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ج) پنجاب کے جنرل سیکرٹری ریاض فتیانہ نے پارٹی کی جنرل سیکرٹری شپ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کے استعفیٰ پر حامد ناصر چٹھہ نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا فتیانہ نہیں تو کوئی اور آرگنائزنگ سیکرٹری بن جائے گا۔

○ لاہور سے وہاڑی جانے والی بس بم سے اڑا دی گئی 3۔ افراد ہلاک اور 20 زخمی ہو گئے۔ لاہور کے بادامی باغ اڈا پر کھڑی بس میں دھماکے سے آگ لگ گئی۔ اور قریبی عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ ایک شخص کے چیتھڑے اڑ گئے۔ 16۔ مسافروں کے جسموں کو آگ لگ گئی۔

○ حکومت پنجاب نے وزیر اعلیٰ کے 19 مشیروں اور 12 معاونین خصوصی کی تقرری کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے 19 مشیروں میں سے 2 غیر منتخب اور 17 ایم۔ پی۔ اے ہیں۔ جبکہ 12 معاونین خصوصی میں سے 4 غیر منتخب اور 8 منتخب نمائندے ہیں۔ اب پنجاب حکومت میں وزیروں مشیروں اور معاونین خصوصی کی کل تعداد 66 ہو گئی ہے۔ نئے مشیران اور خصوصی معاونین کا درجہ وزراء کے برابر ہو گا۔

○ پیپلز پارٹی کے 5 ایم پی صاحبان نے بغاوت کرتے ہوئے ایک پریس کانفرنس میں متعدد وزراء کو کرپٹ کہا ہے۔ انہوں نے بعض وزراء کا نام لے کر انہیں کرپٹ کہا۔ پیپلز پارٹی پنجاب کے رہنماؤں جہانگیر بدر اور فیصل صالح حیات پر بھی متعدد الزامات لگائے گئے تاہم ان افراد نے پارٹی اور بے نظیر بھٹو سے مکمل وفاداری کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم پیپلز پارٹی کو چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ میں امن پسندوں کے لئے بابا اور بدمعاشوں کے لئے وزیر اعلیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مظلوموں سے بدسلوکی کرنے والے افسر خود کو فارغ سمجھیں۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ اب نہ فوج آئے گی اور نہ حکومت بدلے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم 1998ء کے انتخابات کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں۔

○ بے نظیر حکومت نے قومی اخبارات کے اشتہارات کے بقایاجات میں سے صرف 25 فیصد کی ادائیگی انسانی ہمدردی کی بناء پر کرنے کا اعلان کیا ہے یہ اشتہارات سابق حکومت نے موجودہ حکومت (جو اس وقت اپوزیشن تھی) کے خلاف شائع کرائے تھے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ جس حکومت نے اشتہارات شائع کرائے ہیں انہی سے جاکر بل بھی وصول کریں۔

○ پنجاب کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے قائمقام گورنر کے عہدے کا حلف اٹھالیا۔ پنجاب کے گورنر راجہ سروپ خان علاج کے لئے بیرون ملک جا رہے ہیں۔

○ بادامی باغ جنرل بس سٹینڈ میں بم دھماکہ پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی نے کہا ہے کہ یہ دھماکہ 14 مذہبی افراد کو کراچی میں سزائے موت سنائے جانے کا ردعمل بھی ہو سکتا ہے۔

○ مصری پارلیمنٹ کے انتخابات میں صدر حسنی مبارک کی حکمران سیاسی جماعت نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی جیت رہی ہے۔ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ انتخابی جھڑپوں میں 12 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

○ قبلہ اول مسجد اقصیٰ کو بم مار کر شہید کرنے کی یہودی سازش ناکام بنادی گئی ہے۔

○ جمیعت علماء اسلام (ف) کے سربراہ اور قومی اسمبلی کی خارجہ کمیٹی کے چیئرمین مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ پانچ لاکھ علماء اور طلباء حکومت کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے۔ وزیر داخلہ کے سفاکانہ اقدامات سے علماء اور دینی قوتیں متحدہ ہو گئی ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ معیشت مستحکم ہے کوئی بحران نہیں۔ سٹاک ایکسچینج میں حصص کی قیمتیں گرنے کی اطلاعات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا۔ اپوزیشن بے بنیاد خبریں پھیلا رہی ہے حکومت کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہے عوام کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات خالد احمد خان کھرل نے کہا ہے کہ اخبارات نے حکومت کے خلاف طوفان کھڑا کر رکھا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے صدر قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا کہ موجودہ صورت حال عوام کے لئے قابل برداشت رہی ہے نہ اسٹیبلشمنٹ کے لئے۔ بے نظیر آخری حادثہ کیوں چاہتی ہیں۔ الیکشن نہ کرائے گئے تو حادثہ ہو گا۔

○ کراچی میں بحریہ کے ملازم سمیت 3۔ افراد مارے گئے۔ ٹارچر سیلوں کے دو انچارج گرفتار کر لئے گئے۔ ایک نوجوان مقابلے میں ہلاک ہو گیا۔

○ لاہور میں جو بم کا دھماکہ ہوا اس میں عینی شاہدوں نے بتایا ہے کہ مسافروں سے بھری بس 15 منٹ بعد روانہ ہونے والی تھی کہ ایک پٹھان اپنی سیٹ سے اٹھا اور بس سے اتر کر غائب ہو گیا۔ چند لمحے کے بعد اسی سیٹ کے نیچے رکھا ہوا بم خوفناک دھماکہ سے پھٹ گیا۔

○ مسلم لیگ (ج) کے باغی ارکان کے بارے میں خیال کیا جا رہا ہے کہ انہوں نے مسلم لیگ (ن) سے رابطہ قائم کر لیا ہے۔ تاہم مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ان کے کیچڑ سے ہم کپڑے خراب نہیں کرنا چاہتے وہ دور ہی رہیں تو بہتر ہے۔

○ پی ڈی ایف کی حکومت کو باغی ارکان کی وجہ سے نئے بحران کا سامنا ہے مسلم لیگ (ج) اور پیپلز پارٹی پنجاب دونوں کے سیکرٹری جنرل نے علم بغاوت بلند کیا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق امان اللہ کو 28 اور فتیانہ کو 10 ارکان کی حمایت حاصل ہے مسلم لیگ (ج) کے سربراہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ کی صدارت خطرے میں پڑ گئی ہے۔ صرف وزیر ان کے ساتھ رہ گئے ہیں۔ یہ صورت حال دیکھ کر بے نظیر بھٹو نے باغیوں کو اسلام آباد بلالیا ہے۔

○ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل حمید گل نے کہا ہے کہ اب ایٹمی دھماکہ کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ کوئی حادثہ کسی بھی وقت رونما ہو سکتا ہے۔ عوام کو ذہنی طور پر جنگ کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

○ سٹیٹ بینک کے گورنر نے بتایا ہے کہ تشویش کی کوئی بات نہیں۔ چیک باؤنس نہیں ہو رہے۔ فارن کرنسی ڈیپازٹ پر فیس کی خبریں محض افواہیں ہیں۔ وزیر اعظم کے مشیر خزانہ مسٹر وی اے جعفری نے کہا ہے کہ قومی پیداوار میں اضافہ تسلی بخش ہے۔ پہلے نو ماہ ہماری برآمدات کم رہیں۔ تاہم اب برآمدات توقع کے مطابق ہوں گی۔

تصحیح

○ الفضل مورخہ 2- دسمبر 1995ء کے صفحہ نمبر 2 پر سید نعیم شاہ صاحب اور ان کے بھائیوں کو حضرت مہر آپا صاحبہ کے بھتیجے لکھا گیا ہے۔ جبکہ صاحبان موصوف ان کے بھائی ہیں۔ نیز اس میں تاریخ 2- اکتوبر کی بجائے 2- نومبر 1995ء پڑھی جائے۔

(چوہدری) محمد علی

بقیہ صفحہ ۱

نمایاں پوزیشن حاصل کی تھی۔
عزیزم رافع حضرت ڈاکٹر میجر شاہ نواز خاں صاحب (وفات یافتہ) کے پوتے ہیں اور کمانڈر ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سابق پرنسپل ایگریکلچر کالج فیصل آباد کے نواسے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ بچے کو خادم دین بنائے اور یہ اعزاز مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنے۔

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے
زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
طب یونانی میں
ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
پنڈی بائی پاس
جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون 0431-254634
فیکس 0431-219065

اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ
کامیاب علاج
مطب
ناصر دواخانہ
گولبازار۔ ربوہ
فون (04524) 212434

تریاق اٹھرا 20/- ، 40/- ، 200/-
نور نظر کورس 625/-
اکسیر معدہ 10/- ، 20/-
قند شفاء 2/- ، 15/-
زد جام عشق 30 گولی 300/-
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون : 04524-211538